بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے پاس اگر کوئی بدکردار کوئی خبر لائے تو (اس کی) چھان بین کرلیا کرو ایسا نہ ہو کہ تم جہالت سے کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو پھر تمہیں اپنے کئے پر پشیمان ہونا پڑے۔ (الحجرات:7)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

کسی شخص کے گناہگار ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہرسنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب التشدید فی الکذب)

حضرت اقدس مسیح موعود (آپ پر سلامتی ہو) فرماتے ہیں:۔

جس بات کا علم نہیں خواہ نخواہ اُس کی پیروی مت کرو کیونکہ **کان، آنکھ، دل اور ہرایک عضو سے (متعلق) پوچھا جاوے گا**... ایک بات کسی کی نسبت سنی اور جھٹ یقین کرلیا۔ یہ بہت بُری بات ہے جس بات کا قطعی علم اور یقین نہ ہو اُس کو دل میں جگہ مت دو۔

(ت۔ح۔جلد3 ص64)

ایک ایسی بات کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے جو بظاہر چھوٹی سی لگتی ہے لیکن بڑے خطرناک نتائج پیدا کرسکتی ہے۔ وہ ہے ''افواہیں پھیلانا'' یاسنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے آگے پھیلانا۔ اسی سے انسان کو جھوٹ کی عادت پڑ جاتی ہے اور جھوٹ کو پھیلانے کا وہ محرک بھی بنتا ہے۔ اور جب اس خبر کے بارہ میں پتا چلے کہ یہ محض ایک جھوٹ تھا پھر گروپس میں اس کی تردید اس طرح نہیں کی جاتی جس طرح اس کو پھیلایا جاتا ہے۔

آج کل افواہ سازی کا ایک بڑا ذریعہ انٹرنیٹ اور موبائل فون ہے۔ ایک غلط مسیج (Message) موبائل پر ملتا ہے تو لوگ اُس کی تصدیق کرنے کی بجائے فوراً اُسے آگے بھیج دیتے ہیں جس سے ماحول میں فساد اور بے چینی پھیل جاتی ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ کوئی بھی پیغام ملے تو سب سے پہلے اُس کی تصدیق متعلقہ عہدیداران سے کروائیں نیز جس نے آپ کو میسج کیا ہے اُس سے یہ معلوم کریں کہ اسے بھیجنے والا کون ہے؟ اِس طرح اصل بات تک پہنچا جاسکتا ہے۔

اسی طرح آج کل یہ بھی بات عام ہوتی جارہی ہے کہ کوئی واقعہ یا سانحہ پیش آجائے تو اس کی تفصیل جانے بغیر اس میں طرح طرح کی باتیں ملا کر بات کو کہیں سے کہیں پہنچادیا جاتا ہے حقیقت میں بات اس طرح ہوتی نہیں ہے جس طرح پیش کردی جاتی ہے۔ اگر کوئی جماعتی واقعہ ہو تو آفیشلی ٹویٹ (Officially Tweet) کا انتظار کیا جائے۔ آج کے دور میں چونکہ رابطہ کے بے شمار ذرائع پیدا ہوچکے ہیں اور کوئی بھی بات پھیلانا بہت آسان ہے۔ اس لئے گفتگو ٹیلی فون، میسج یا ای میل کا استعمال احتیاط اور پوری ذمہ داری سے کرنا چاہئے۔

افواہ سازی سے قوم تباہ ہوجاتی ہے

حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

''اگر تم ... افواہوں کو نہیں روکو گے تو تمہاری قوم ان کو معمولی سمجھنے لگے گی اور جب بھی معمولی سمجھے گی تو اس کا اِرْتِکاب بھی کثرت سے کرے گی۔ اس لئے ایسی باتوں کو پھیلنے ہی نہ دو۔ اِسی نکتہ کی طرف رسول کریمؐ نے بھی اِن الفاظ میں توجہ دلائی ہے کہ مَنْ قَالَ ھَلَکَ الْقَوْمُ فَھُوَ اَھْلَکَھُمْ یعنی جس شخص نے یہ اعلان کرنا شروع کردیا کہ ہماری قوم تباہ ہوگئی وہ اپنی قوم کو تباہ کرنے والا ہے۔

(ت۔ک جلد6 ص277)

فرمایا: جھوٹی افواہیں تو ملک کے امن کے لئے اور بھی زیادہ خطرناک ہوتی ہیں.... ان افواہوں کا جو بداثر ہے اس کو دبایا نہیں جاسکتا..... لوگوں تک خبریں نہ پہنچنے دینا ناممکن بات ہے۔ اور کوئی گورنمنٹ خبروں کو روک نہیں سکتی۔ اس میں صرف اخبارات کی ہی شرط نہیں زبانی طور پر ہر لفظ جو کسی واقعہ کے متعلق دوسرے کے سامنے بیان کیا جاتا ہے دوسرا شخص اس سے ایک نتیجہ اخذ کرتا ہے اور اسے آگے بیان کرتا ہے۔ اس سے سننے والا اور آگے بیان کرتا ہے اور اس طرح نہایت سرعت کے ساتھ خبریں تمام ملک میں پھیل جاتی ہیں۔.... جب کوئی افواہ پھیلتی ہے تو لوگ فوراً اس کو قبول کرلیتے ہیں اور جھوٹ سچ بن جاتا ہے۔

(خ۔ج۔23 مئی 1947ء)

ایمان کا تقاضا ہے کہ قول سدید ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

ایمان کا ایک تقاضا یہ ہے کہ قول سدید ہو سچی اور سیدھی بات ہو .... ایمان کا ایک اور تقاضا یہ بتایا کہ بدظنی سے بچتے رہنا۔ ایک اور ایمان کا تقاضا یہ بتایا کہ ...نمائش کرنے والے اپنی طرف ایسی نیک باتیں بھی منسوب کردیا کرتے ہیں جو حقیقتاً ان کا حصہ نہیں ہیں اس سے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہئے۔

(خ۔ن۔جلد2 صفحہ 285)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"مدینہ میں بہت سے افواہیں پھیلانے والے ایسی افواہیں پھیلاتے تھے کہ اُن کو سچ مان کر محض شک کی بنا پر بعض لوگوں کے دلوں میں بعض دوسروں سے قِتال کرنے کا خیال پیدا ہوتا تھا۔ چنانچہ اُن کو اِس جلد بازی سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ اِس قسم کی افواہوں کے نتیجہ میں بعض بے قصور لوگوں پر بھی زیادتی ہو جائے اور اِس کے نتیجہ میں مومنوں کو شرمندگی اُٹھانی پڑے"۔

(ق۔ک۔خ۔ر۔ص 932)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

زبان ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے محبتیں بھی پنپتی ہیں اور قتل و غارت بھی ہوتی ہے۔ اس کا صحیح استعمال بھی انتہائی ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کے سوال پر دین حق کی یہ خوبی بیان فرمائی کہ وہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔ بلا مقصد کی بے تکی باتوں کو چھوڑ دے۔ ایسی باتوں کو چھوڑ دے جو دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث بنیں۔ (خ۔ج 21/اپریل 2006ء)

غلط بیانی اور غلط تشہیر سے بچیں

فرمایا: پس آپ جو نوجوان ہیں ہمیشہ یاد رکھیں کہ ذرا سی بھی غلط بیانی اگر خود کرتے ہیں یا جن کے چھوٹے بچے ہیں وہ اپنے بچوں کے سامنے کریں گے تو جھوٹ سکھانے والے بن جائیں گے۔ پھر ایک بیماری ہے، زبان کے چسکے کے لئے مزے لینے کے لئے ہرسنی سنائی بات مجلسوں میں یا اپنے دوستوں میں بیان کرنے لگ جاتے ہیں کہ فلاں شخص نے یہ بات کی تھی...... حالانکہ بات کچھ بھی نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ اس سے فتنہ پیدا ہو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ دوسرے شخص کی یا اشخاص کی جن کے متعلق باتیں کی جارہی ہیں صرف بدنامی ہو رہی ہوتی ہے۔ اس بیہودگی کو روکنے کیلئے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کسی انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہرسنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے... جس سے دو خاندانوں کے تعلقات ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن اب تو اس حد تک یہ بڑھ چکی ہے کہ بعض دفعہ فکر پیدا ہو جاتی ہے۔ میاں بیوی میں پھوٹ ڈال دی جاتی ہے۔ تو ایسے فتنہ پیدا کرنے والے شخص کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا' وہ آدمی بدترین ہے جس کے دو منہ ہو یعنی ایک کے پاس جا کے کوئی بات کی دوسرے کے پاس جا کے کچھ بات کی تا کہ فتنہ پیدا ہو۔ اور بڑا منافق اور چغل خور ہے ایسا شخص۔ پس ہمیشہ ایسی باتوں سے بچنا چاہئے۔

(خطاب۔ج۔س۔جرمنی 11 جون 2006)

فرمایا: ہمیں واضح حکم ہے کہ جو باتیں معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے والی ہوں یا بگاڑ پیدا کرنے کا باعث ہو سکتی ہوں۔ اُن کی تشہیر نہیں کرنی، اُن کو پھیلانا نہیں ہے۔

(خ۔م۔جلد 2 ص 833)

ان ارشادات کی روشنی میں ہم سب کو چاہیے کہ ہم ہمیشہ اپنے آپ کو افواہوں سے بچائیں۔ ہم سنی سنائی بات بلا تحقیق آگے نہیں پھیلائیں۔ ہم اپنے ماحول کو ان بُرائیوں سے بچاتے ہوئے پُر امن اور پُر سکون بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(صرف احمدی احباب کے لئے)

سوشل میڈیا

اور

افواہ سازی

فرمایا: بدکاری فِسق وفجور سب گناہ ہیں۔ مگر یہ ضرور دیکھا جاتا ہے کہ شیطان نے جو یہ جال پھینکا ہے اس سے بجز خدا کے فضل کے کوئی نہیں بچ سکتا بعض وقت یونہی جھوٹ بول دیتا ہے مثلا باز یگر نے دس ہاتھ چھلانگ ماری ہو تو محض دوسروں کو خوش کرنے کے لئے یہ بیان کر دیتا ہے کہ چالیس ہاتھ کی ماری ہے۔ اس قسم کی شرارتیں شیطان نے پھیلا رکھی ہیں اس لئے چاہئے کہ تمہاری زبانیں تمہارے قابو میں ہوں۔ ہر قسم کے لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرنے والی ہوں۔ جھوٹ اس قدر عام ہو رہا ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ درویش، مولوی قصہ گو واعظ اپنے بیانات کو سجانے کے لئے خدا سے نہ ڈر کر جھوٹ بول دیتے ہیں اور اس قسم کے اور بہت سے گناہ ہیں جو ملک میں کثرت کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 265-266)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ)